سید اسرار احمد نعمانی
رستم مردان

عرب وعجم کی مایہ ناز علمی کہکشاں

ہمارے بعد بہت روئے ہم کو اہل وفا   اپنے مٹنے سے مہر وفا کا نام مٹا
ہمارے بعد ہمارے ہی تذکرے ہونگے   ہمارے بعد ہی محسوس اک کمی ہوگی

ماہ نومبر کے آخری دن کی سورج کی چند سانس افق پر موجود تھی موبائیل پر میسج آیا کہ دیوبند ثانی دارالعلوم حقانیہ کا ایک چمکتا ستارہ اس دنیا سے غروب ہوا شیخ العلماء امام المجاہدین مرد قلندر مرد درویش دارالعلوم حقانیہ کا روح رواں حضرت العلامہ ڈاکٹر سید شیر شاہ طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے جاملے حضرت شیخ الحدیث کی ناگہانی موت کا روح فرسا خبر نے قلب وجگر کو اندوہ میں ڈال دیا فضیلۃ الشیخ حضرت العلامہ شیر علی شاہ طویل علالت کے بعد خالق حقیقی سے جاملے حضرت شیخ الحدیث کی ناگہانی موت کا روح فرسا خبر نے قلب وجگر کو اندوہ میں ڈال دیا

پیکر حسنات مجموعہ کمالات

علوم نبوت کے مہمانوں کا مشفق استاد حدیث، علماء امت کا مشفق رہنما مجاہدین اسلام کا دلیر قائد، علماء حق کی عزت وآبرو، علماء حق کا ترجمان، راہ وفا کے جانثار، علم اسلام کے عظیم قابل فخر سپوت، اسلاف کی عملی تصویر، محبت و خلوص کے پیکر، پیکر صدق وفا، قرون اولی کی سادگی کا انمول نمونہ، عجز وانکساری کا پیکر، نمونہ اسلاف، یادگار اسلاف، ولی کامل عارف کامل عابد وزاہد، تقی ونقی محدث کبیر، فقاہت ابوحنیفہؒ وسیرت ابوحنیفہؒ کی ایک جھلک شریعت و طریقت کا مرقع حضرت العلامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحبؒ کے فیض دنیاوی سے ہم محروم ہوکر وہ امام ابوحنیفہؒ امام بخاریؒ، امام شاہ ولی اللہؒ، امام غزالیؒ، علامہ محمد قاسم نانوتویؒ، شیخ الہند علامہ محمود الحسنؒ، خاتم الحدیث حضرت انور شاہ کشمیریؒ، علامہ ظفر احمد وشبیر احمد عثمانیؒ، شیخ العرب والعجم حجرت مدنیؒ، اسوۃ المحدثین علامہ نصیر الدین غورغشتویؒ پاکستان کے امام بخاری حضرت مدنیؒ کے علوم کے ترجمان حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالحق محفل میں جانب خلد برین تشریف لے گئے۔

فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا
عرش پر دھول مچی وہ مؤمن صالح ملا

محدث کبیر حضرت العلامہ شیخ شیر علی شاہؒ جیسی نگانہ روزگار جامع محاسن شتیٰ شخصیات روز روز پیدا نہیں ہوتیں، خالق کائنات نے کائنات کی بقا جس نفوس قدسیہ کی دامن سے وابستہ رکھی ہیں، وہی فرشتہ سیرت اولیاء نایاب ہورہے ہیں۔

فضیلۃ الشیخ علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ نوراللہ مرقدہ کی موت سے اہل علم کی بنیادیں ہلی نہیں بلکہ اہل علم کی بنیادوں میں دراڑیں پڑگئی ہیں فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ کی رحلت سے اتنا خلا پیدا ہوگیا ہے جسے پورا ہونا مشکل سے فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ کی موت سے علم کی نہیں کئی علوم کے باب ہمیشہ کیلئے بند ہوگئے۔

پیدا ہوں دل جسکے فغان سحری سے
اس قوم میں مدت سے وہ درویش ہے نایاب
دست بے داد اجل سے بے سر وپا ہوگئے
فقر ودین ،فضل وہنر لطف وکرم ،علم وعمل

زمین اور آسمان رویا

حضرت العلامہ شیر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی نفوس قدسیہ اولیاء کرام کی سانحہ ارتحال پر زمین وآسمان روتی ہیں جس طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی ارشاد ہے سورۃ الدحان میں: فما بکت علیھم السمآء والارض وما کانوا منظرین

حصول علم کے لئے پیادہ سفر

فضیلۃ الشیخ حضرت العلامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ کے ساتھ ایک سفر میں راقم الحروف اپنے والد مولانا ظہور احمد رستم کے ساتھ تھا فضیلۃ الشیخ نے فرمایا آپ کے گاؤں رستم سے گزرتے ہوئے اکوڑہ خٹک تک پیدل آچکا ہوں، والد نے شان نزول کا استفسار کیا تو فرمایا ضلع بونیر میں ایلے نامی گاؤں میں اصول کا دورہ پڑھ رہا تھا، دوران دورہ اپنی ساری جمع پونجی ختم ہوچکی تھی، واپسی کا کرایہ نہیں تھا آمد ورفت بھی بڑی مصیب کے ساتھ ہوتی تھی صبح کا نماز پڑھ کر پیدل سے رخصت سفر باندھا ملندری، رستم، گڑیالہ، اسی راستہ پر یار حسین تک آگیا، مغرب کی اذانیں ہورہی تھی، دن بھر کی سفر سے چور چور تھا، تھکان کی انتہا تھی، سر پر بسترہ کا بوجھ بھی تھا، آگے راستہ انتہائی گنجان اور خطرناک اور کسی سے شناسائی نہیں، ایک زمیندار نے مجھے دیکھا فرمایا! بیٹے کہاں جارہے ہوں؟ میں نے اکوڑہ خٹک بتادیا، فرمایا! ابھی تو بہت راستہ باقی ہے سفر کا وقت بھی نہیں ابھی تو بہت دیر ہوچکی ہے آپ میرے ساتھ رات گزارو صبح پھر جاؤگے سفر کے تھکان کا مارا ہوا تھا حامی بھرلی اللہ تعالیٰ اس زمیندار کو جنت الفردوس عطا فرماویں، اس نے کھانے

میں چاول دہی مرغ پیش کر دیئے، اس وقت کے مرغ اور چاول خاص لوگوں کیلئے ناپید ہوتی تھی مگر اس خدا ترس نے میری وجہ سے بہت مشقت اٹھائی اور میرے اِکرام کا بہت خاص خیال رکھا، صبح جانے کا وقت پوچھ لیا، میں نے کہا: اذان ہوتے ہی میں روانہ ہو جاؤں گا۔ اس نے کہا: الحمد للہ گھر میں بھینس پال رکھی ہے، صبح اذان سے پہلے چائے تیار ہوگی ،اذان سے پہلے چائے لایااور پھر وہاں سے گاؤں روانہ ہوا، میرے دل سے آج بھی اِس زمیندار کیلئے دعائیں نکلتی ہیں۔

شیخ سعدی کا اعزاز

دوران سفر نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شروع ہوا تو عجیب وغریب حکایات بیان فرمائے، فرمایا! کہ ایک صاحب نے خواب دیکھا (انکا نام بھول چکا ہوں)نعت خوانی کی مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود موجود ہے بڑے بڑے نعت خواں شریک مجلس تھے شیخ سعدیؒ ،کو کثرت ہجوم کی وجہ سے چپل کی جگہ میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شیخ سعدیؒ کو وہاں سے بلا کر اپنے ساتھ محراب میں بٹھا کر فرمایا کہ شیخ سعدیؒ کے اس نعت کا کوئی بھی شاعر مقابلہ نہیں کرسکتا:

بلغ العلیٰ بکمالہ　　کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ　　صلوا علیہ وآلہ

حاجی محمد امین اور عبداللہ نوشہروی

فضیلۃ الشیخ علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ نے مزید فرمایا پشتو شعراء میں حاجی محمد امین اور لبید سرحد مولانا عبداللہ نوشہروی سے بہت متاثر ہوں بلکہ اس کے کلام میں روحانی سکون عجیب کیفیت نصیب ہوتی ہے،لبید سرحد عبداللہؒ کی مثال تو ماضی میں نہیں ملتی اور مستقبل میں تو ناممکن ہے مولانا عبداللہؒ جیسا تخیل کسی میں نہیں دیکھا انتہائی عمیق انداز سے نعت تخلیق کرتا ہے اس کا پوتا ہمارے ساتھ ہے کبھی کبھی اس پر دارالحدیث میں نعت پڑھواتا ہوں طبیعت میں جلال تھا ختم نبوت کی تحریک میں ہم جیل میں تھے میں نے عبداللہؒ کو فرمایا حفاظت دین کی خاطر جیل جانا سنت یوسفؑ ہے اور آج ہم بھی ختم نبوت کے تحفیظ کیلئے پابند سلاسل ہے تو عبداللہؒ جلال میں آگئے فورا فرمایا جیل میں غیرت مند لوگ آتے ہیں یہ بے غیرتوں کی جگہ نہیں ہے اور پیغمبر کائنات میں سب سے زیادہ غیرتی ہوتا ہے پھر عبداللہؒ نے بڑے سوز سے ایک رباعی سنادی وہ رباعی حضرت شیخ کو یاد تھی اس نے ہمیں چند اشعار سنا دیئے۔

ایم ایم اے پر تنقید

ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ نے فرمایا میرا دلی تمنا اور آرزو تھی بار بار ایم ایم اے کے حکومت کو کہہ دیا کہ

ٹرانسپورٹ میں حکومت کی طرف حاجی محمد امینؒ اور مولانا عبداللہ کی نعت کی کیسٹیں سرکاری سطح پر دی جائے تاکہ عوام کچھ تبدیلی محسوس کریں اور عوام آرام کے ساتھ سفر کریں مگر افسوس وہ اپنا نظریہ بھول چکے ہیں اس موقع پر حضرت شیخ انتہائی رنجیدہ ہوئے فرمایا ہماری آرزو کچھ اور تھی اور اسکے خیالات کچھ اور ہیں۔

حق بات پہ کٹتی ہے تو کٹ جائے زبان میری
اظہار تو کرجائے گا جو ٹپکے گا لہو میرا

کرامت بعد الوفات

حضرت شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہ کی زندگی قابل رشک تھی ، کیونکہ انکی نشست برخاست اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے وقف تھی اور اللہ تعالیٰ کی دین کی خدمت عزت وعظمت کی باوقار زندگی گزاری اور جب رخصت ہونے لگے تو اپنے اسلاف کی یادیں تازہ کردی زندگی بھی ایک شان کے ساتھ گزاری جنازہ بھی ایک شان کے ساتھ نکلا اور قبر میں بھی ایک شان کے ساتھ خوشبوئے جنت کی لہروں سے دنیا کو معطر فرمایا حضرت الشیخ کی کرامات بعد الوفات پر اہل دنیا ورطہ حیرت میں ڈوبا ہوا اور انگشت بدنداں ہیں،

کس شان سے جنازہ جارہا ہے

کتابوں میں اور اپنے علماء کرام سے اسلاف کی نماز جنازہ کا سنا تھا مگر حضرت شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر سید شیر علی شاہؒ کی جنازہ کے منظر کو دیکھ کر امام احمد بن حنبلؒ کی یاد تازہ کردی روزنامہ مشرق لکھتا ہے پاکستان کی تاریخ میں ایسا عظیم الشان نماز جنازہ کسی کا نہیں ہوا ہے پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑے جنازہ کا شرف علامہ شیر علی شاہ کو نصیب ہوا روزنامہ مشرق کہتا ہے تقریبا ۱۲ لاکھ سے زیادہ اور ۱۵ لاکھ کے قریب لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوئے تھے۔

الوداع اے شیخ

رحیم اللہ یوسفزئی کہتا ہے ایسے جنازے بادشاہوں کو بھی نصیب نہیں ہوتے حضرت شیخ الحدیث علامہ ڈاکٹر سید شیر شاہؒ بادشاہ نہیں تھے مگر جنازہ ایسا ہوا کہ بادشاہوں کے بھی نہیں ہوتے ، جنازہ کے موقع پر حضرت شیخ الحدیث کی جسد مبارک کو میں دیکھ رہا تھا کہ لاکھوں کی تعداد میں عوام ،طلبائے کرام ،علمائے کرام ،شیوخ حضرات ،صلحاء ، اولیاء ،محدثین ،مفسرین شامل تھے اور اپنے محبوب شیخ کو الوداع کہہ رہے تھے ،لاکھوں کی تعداد میں حضرت کو پروٹوکول دے کر رخصت کررہے تھے ،آج علامہ سید شیر علی شاہؒ تن تنہا نہیں اپنے ساتھ ہزاروں محبتیں ،عقیدتیں آنسو لیکر جارہے ہیں۔